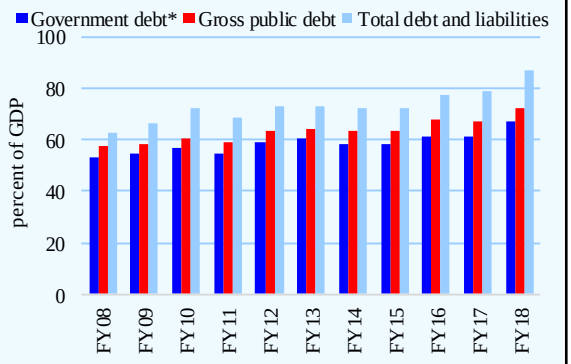
5 ملکی اور بیرونی قرضہ

5.1 عمومی جائزہ

بڑھتے ہوئے کُلی معاشی عدم توازن، بالخصوص جُڑواں خساروں میں اضافے سے قرضے جمع ہونے کی رفتار میں اضافہ ہوگیا۔ مالی سال 18ء کے دوران مجموعی سرکاری قرضے میں 16.6 فیصد اضافہ ہوا، جو مالی سال 17ء میں درج کیے گئے اضافے سے تقریباً دوگنا تھا۔ نتیجتاً، جون 2018ء کے اختتام پر مجموعی سرکاری قرضہ 5.6 فیصدی درجے اضافے سے جی ڈی پی کا 72.5 فیصد ہوگیا۔ حکومتی قرضے میں بھی ملتے جلتے رجحان دیکھے گئے۔ سرکاری قرضہ منہا بینکاری نظام میں حکومتی امانتیں۔ چنانچہ، قرضہ تا جی ڈی پی شرح مالیاتی ذمہ داری اور تحدیدِ قرضہ ایکٹ (ایف آر ڈی ایل اے)، 2005ء میں بتائی گئی 60 فیصد کی حد سے بلند رہی (**شکل 5.1**)۔[1]

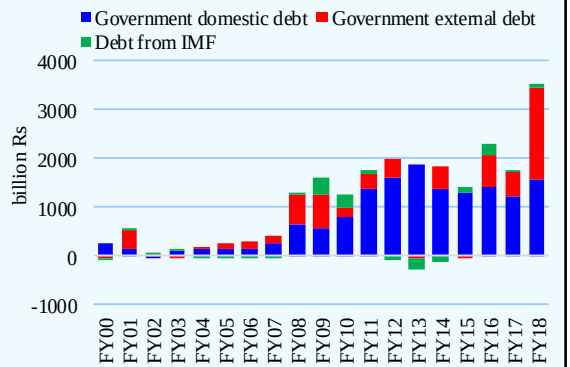
شکل 5.1: قرض کے اظہاریے



*As per FRDLA
Data sources: State Bank of Pakistan and Economic Affairs Division

مطلق لحاظ سے، مالی سال 18ء کے دوران 3.5 ٹریلین روپے اضافے کے ساتھ جون 2018ء کے اختتام تک مجموعی سرکاری قرضہ 25.0 ٹریلین روپے ہوگیا۔ مجموعی سرکاری قرضے میں ایک سال کے دوران اس ریکارڈ اضافے میں نصف سے زائد حصہ سرکاری بیرونی قرضے کا تھا جس میں 30.1 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 5.2**)۔ سرکاری بیرونی قرضے میں بیشتر اضافہ چین، بیرونی کمرشل بینکوں کے نئے قرضوں اور یورو بانڈ / صکوک کے اجرا کی آمدنیوں سے ہوا۔ اس کے علاوہ ڈالر کے مقابلے میں عالمی کرنسیوں کی قدر میں اضافے اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے بازِ قدر پیمائی نقصانات بھی مالی سال 18ء کے دوران سرکاری بیرونی قرضے میں اس بلند نمو کی وجہ ہیں۔ سرکاری بیرونی قرضے کے 2.0 ٹریلین روپے اضافے میں سے لگ بھگ 1.1 ٹریلین روپے اضافے کی وجہ ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی قدر میں اضافہ تھا۔[2]

شکل 5.2: مجموعی سرکاری قرضے میں تبدیلی کی ہیئتِ ترکیبی



Data sources: State Bank of Pakistan and Economic Affairs Division

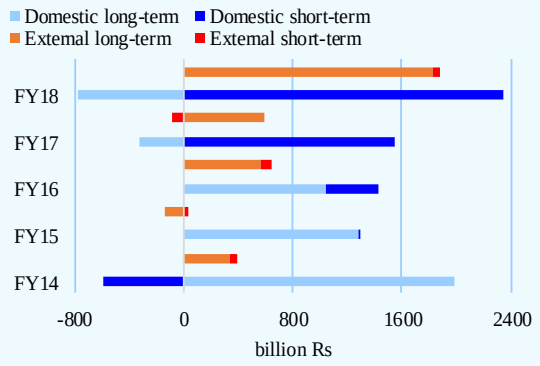
بلند قرضوں کے علاوہ زیادہ تر نئے بیرونی قرضوں کے معاہدے رواں شرح سود پر کیے گئے۔ گو کہ بیرونی قرضوں کا ایک بڑا حصہ اب بھی کثیر فریقی اداروں کی جانب سے ملنے والے رعایتی قرضوں پر مشتمل ہے، تاہم بڑھتی ہوئی عالمی شرح سود اور بیرونی کھاتے کی دباؤ کی حامل صورتِ حال کے سیاق و سباق میں مستقبل میں قرضوں کی واپسی میں دشواریاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ مزید برآں، بیرونی قرضوں کے بڑھتے ہوئے حصے کے باعث شرحِ مبادلہ میں بہت زیادہ اتار چڑھاؤ کی صورت میں بازِ قدر پیمائی اثر میں

[1] جون 2016ء میں ترمیم کیے گئے تحدیدِ قرضہ اور مالیاتی ذمہ داری ایکٹ، 2005ء کے مطابق، حکومت کے لیے ضروری ہے کہ مالی سال 18ء کے لیے مالیاتی خسارہ 4.0 فیصد اور سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کی شرح 60 فیصد تک محدود رکھے۔ مزید برآں، حکومتی قرضہ، جو سرکاری قرض میں سے بینکاری نظام میں حکومتی امانتیں منہا کرنے سے آتا ہے، جون 2018ء کے اختتام پر 67.0 فیصد تھا۔

[2] مالی سال 18ء کے دوران ڈالر کے مقابلے میں دیگر کرنسیوں کی قدر میں اضافے سے بیرونی قرضے پر 407 ملین ڈالر کا اثر پڑا۔

شدت آسکتی ہے۔ بیرونی قرضے کے ذخیرے میں تیز نمو اور بڑھتے ہوئے لائبور کے ساتھ بیرونی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں پہلے ہی اضافہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ پائیداری کے لحاظ سے، ادائیگیِ قرض کی صلاحیت اور سیالیت کی شرحیں خرابی ظاہر کرتی ہیں، جبکہ برآمدات میں اضافے اور قرضوں کی واپسی میں کمی دونوں ہی کے باعث قرضوں کی واپسی کی استعداد کی پیمائش کے اظہاریوں میں بہتری دکھائی دی ہے۔

شکل 5.3: سرکاری قرضے میں خالص اضافے کی بلحاظِ مدت ہیئتِ ترکیبی



Data sources: State Bank of Pakistan and Economic Affairs Division

عرصیت کی ساخت کے لحاظ سے، مالی سال 18ء میں حکومت نے قلیل مدتی قرضوں پر انحصار جاری رکھا۔ بالخصوص مالی سال 17ء کے مقابلے میں مالی سال 18ء میں مرکزی حکومت کے قلیل مدتی قرضے تقریباً 1.5 گنا زائد تھے (**شکل 5.3**)۔ بیرونی قرضوں میں مالی سال 18ء کے دوران نئے قرضوں کی عرصیت کی اوسط مدت بھی مالی سال 17ء کے مقابلے میں نسبتاً کم ہوگئی۔[3] واجب الادا قرضوں کے ذخیرے میں قلیل مدتی آلات کے بڑھتے ہوئے حصے کے باعث حکومت کے لیے نومالکاری اور شرح سود کے خطرات بڑھ گئے ہیں۔[4] ایک سالہ مدت کے دوران ملکی قرضوں کا حصہ اور عرصیت کی اوسط مدت سمیت خطرے کے اظہاریے مالی سال 18ء میں مزید بگڑ گئے (**سیکشن 5.2**)۔

سرکاری قرضے کے علاوہ، سرکاری شعبے میں کاروباری اداروں کے قرض میں خاصے اضافے، اجناس کی کارروائیوں کے قرضوں اور بیرونی واجبات کے باعث جون 2018ء کے اختتام پر پاکستان کے مجموعی قرضے اور واجبات (ٹی ڈی ایل) بڑھ کر جی ڈی پی کا 86.8 فیصد ہوگئے جبکہ جون 2017ء کے اختتام پر یہ 78.6 فیصد تھے (**جدول 5.1**)۔

جدول 5.1: پاکستان کے قرضوں اور واجبات کا خلاصہ

ارب روپے

	اسٹاک			مطلق تبدیلی		جی ڈی پی کا فیصد	
	مالی سال16ء	مالی سال17ء	مالی سال18ء	مالی سال17ء	مالی سال18ء	مالی سال17ء	مالی سال18ء
الف۔ مجموعی قرض اور واجبات (جمع I تا IX)	22,577.1	25,109.3	29,861.2	2,532.2	4,751.9	78.6	86.8
ب۔ مجموعی سرکاری قرضہ (جمع I تا III)	19,676.6	21,408.7	24,951.8	1,732.0	3,543.1	67.0	72.5
حکومت کا مجموعی قرض (I+II+III+X)	17,823.2	19,635.4	23,050.5	1,812.2	3,415.1	61.4	67.0
I۔ حکومت کا ملکی قرض	13,625.9	14,849.2	16,415.2	1,223.3	1,566.0	46.5	47.7
II ۔ حکومت کا بیرونی قرض	5,417.6	5,918.7	7,795.8	501.1	1,877.0	18.5	22.7
III ۔ آئی ایم ایف کا قرض	633.1	640.8	740.8	7.7	100.0	2.0	2.2
IV۔ بیرونی واجبات	377.1	373.8	622.3	-3.3	248.5	1.2	1.8
V۔ نجی شعبے کا بیرونی قرضہ	709.1	1,171.2	1,600.6	462.1	429.5	3.7	4.7
VI۔ پی ایس ایز کا بیرونی قرض	294.0	285.2	325.2	-8.9	40.0	0.9	0.9
VII۔ پی ایس ایز کا ملکی قرض	568.1	822.8	1068.2	254.7	245.4	2.6	3.1
VIII۔ اجناس کی کارروائیاں	636.6	686.5	819.7	49.9	133.2	2.1	2.4
IX۔ بین الاکمپنی بیرونی قرضہ	315.6	361.2	473.4	45.5	112.2	1.1	1.4
X۔ بینکاری نظام کے ساتھ امانتیں	1,853.5	1,773.3	1,901.3	-80.2	128.0	5.5	5.5

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان اور بیرونی امور ڈویژن

[3] جیسا کہ **شکل 5.3** میں دکھایا گیا ہے، طویل مدتی بیرونی قرضے میں غیر معمولی طور پر بلند اضافے (روپے کے لحاظ سے) کی بنیادی وجہ کرنسی کی نوقدر پیمائی تبدیلیاں تھیں۔

[4] جون 2018ء کے اختتام پر ملکی قرضے میں قلیل مدتی قرض کا حصہ 54.2 فیصد ہوگیا جبکہ جون 2017ء میں یہ 44.1 فیصد تھا۔

5.2 ملکی قرضہ

بیرونی مالکاری میں اضافے کے باوجود، مالی سال 18ء کے دوران بڑھے ہوئے مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کو ملکی وسائل پر انحصار کرنا پڑا۔ مالی سال 18ء کے دوران ملکی قرضوں میں 10.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 17ء میں 9.0 فیصد اضافہ ہوا تھا (**جدول 5.2**)۔ گذشتہ برس کی طرح اس برس بھی ملکی قرضوں میں تمام تر اضافہ قلیل مدتی قرضے کے باعث ہوا، کیونکہ حکومت اپنے طویل مدتی قرضے واپس کرتی رہی۔[5]

جدول 5.2: حکومت کا ملکی قرضہ

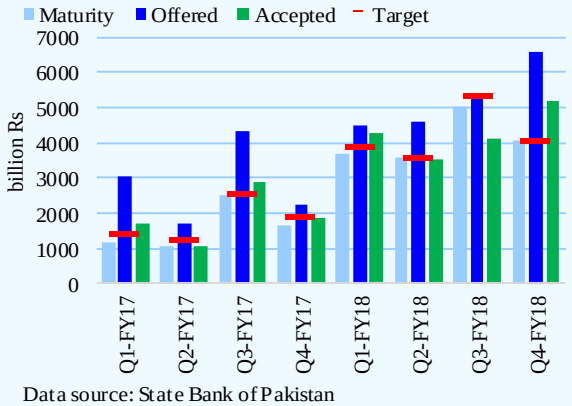
ارب روپے

	اسٹاک			رقوم کی آمد		نمو (فیصد)	
	مالی سال 16ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء
ملکی قرضہ	13,625.9	14,849.2	16,415.2	1,223.3	1,566.0	9.0	10.5
I. مستقل قرضہ: جس میں	5,935.9	5,528.4	4,653.8	-407.5	-874.6	-6.9	-15.8
پی آئی بیز	4,921.4	4,391.8	3,413.3	-529.6	-978.5	-10.8	-22.3
اجارہ صکوک	363.9	385.4	385.4	21.5	0.0	5.9	0.0
پرائز بانڈز	646.4	747.1	851.0	100.7	103.9	15.6	13.9
II. رواں قرضہ: جس میں	5,001.7	6,550.9	8,889.1	1,549.2	2,338.2	31.0	35.7
ایم ٹی بیز	2,771.4	4,082.0	5,294.9	1,310.5	1,212.9	47.3	29.7
ایم آر ٹی بیز	2,017.6	2,468.9	3,594.2	451.3	1,125.3	22.4	45.6
III. غیر فنڈ قرضہ	2,683.7	2,765.3	2,867.0	81.6	101.7	3.0	3.7

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

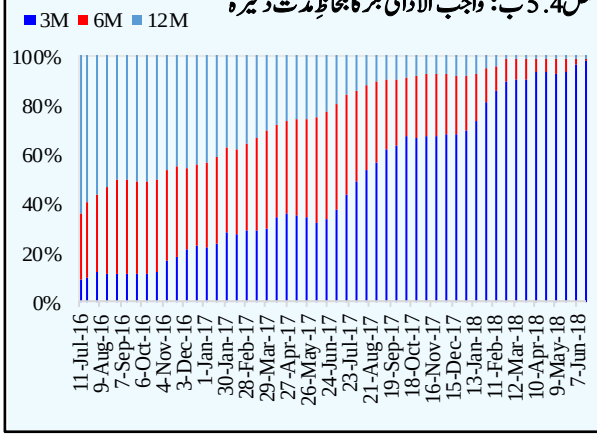
بلند مہنگائی کی توقعات اور اس کے متوازی شرحِ سود میں اضافے کے باعث بینکوں کا نیلامی کا خاکہ قلیل مدتی وثیقہ جات کی جانب مائل رہا (**شکل 5.4 الف**)۔ ٹی بلز میں حکومتی قرض گیریوں کا بہت زیادہ جھکاؤ سہ ماہی ٹی بلز کی جانب رہا، کیونکہ بینکوں نے ششماہی اور 12 ماہی ٹی بلز کے لیے بولی نہیں دی۔ اس وجہ سے جون 18ء کے اختتام پر سہ ماہی ٹی بلز کا حصہ بڑھ کر 97.7 فیصد ہو گیا جبکہ مالی سال کے آغاز پر یہ 40 فیصد کے لگ بھگ تھا (**شکل 5.4 ب**)۔ حکومتی تمسکات میں غیر بینک اداروں کے حصے کے ضمن میں بھی ایسا ہی رجحان دکھائی دیا، یعنی، پی آئی بیز / اجارہ اور 12 ماہی ٹی بلز کی واپسی اور نئی سرمایہ کاریاں تقریباً سب ہی سہ ماہی ٹی بلز میں چلی گئیں۔

شکل 5.4 الف: ٹی بلز کا خاکہ نیلامی



Data source: State Bank of Pakistan

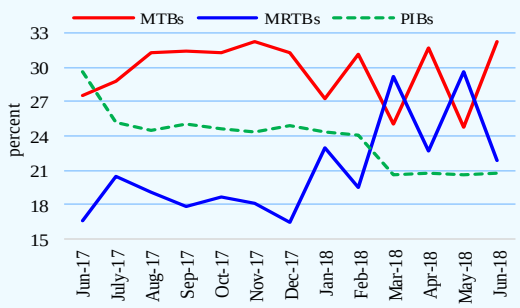
شکل 5.4 ب: واجب الادا ٹی بلز کا بلحاظِ مدت ذخیرہ



[5] گذشتہ دو برسوں کے دوران حکومت نے 1.5 ٹریلین روپے مالیت کی پی آئی بیز اور 1.8 ٹریلین روپے مالیت کے 12 ماہی ٹی بلز کے قرضے واپس کیے۔

منڈی کے بدلتے ہوئے تحرکات نے حکومت کے لیے اضافی مالکاری اکٹھی کرنے اور طویل مدتی قرضے کا اجرائے ثانی مشکل بنادیا، لہٰذا حکومت نے مرکزی بینک سے قرض گیری پر انحصار کیا۔ چنانچہ، مالی سال 18ء کی صرف تیسری سہ ماہی میں ہی 2.2 ٹریلین روپے مالیت کے ایم آر ٹی بیز کی ریکارڈ مقدار تیار کی گئی۔[6] تسکیک زر کے اس خسارے کا ایک حصہ مالی سال 18ء کی آخری سہ ماہی میں جدولی بینکوں سے قرض گیریوں کے ذریعے پُورا کیا گیا؛ جون 2018ء تک بھی ملکی قرض میں ایم آر ٹی بیز کا حصہ تقریباً 22 فیصد تھا، جو جون 2017ء کے 16.6 فیصد سے زیادہ تھا (**شکل 5.5**)۔

شکل 5.5: دستاویقی جات کے لحاظ سے ملکی قرضے میں حصہ



Data source: State Bank of Pakistan

اس کے باعث ملکی قرضے کا خاکۂ عرصیت بدتر ہوگیا۔ قلیل مدتی قرضے کے ارتکاز نے نومالکاری کے خطرے میں بھی اضافہ کیا۔ حالیہ دستیاب تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک سالہ عرصیت کے ملکی قرضے کے حصے میں نمایاں اضافہ ہوا اور وہ دسمبر 2016ء کے 52.7 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2017ء میں 60.1 فیصد ہوگیا۔ اسی طرح، عرصیت کی اوسط مدت جون 2015ء کے 2.3 برس سے گھٹ کر دسمبر 2017ء میں دو سال سے بھی کم ہوگئی (**جدول 5.3**)۔

جدول 5.3: ملکی قرضے کے لیے نومالکاری خطرہ

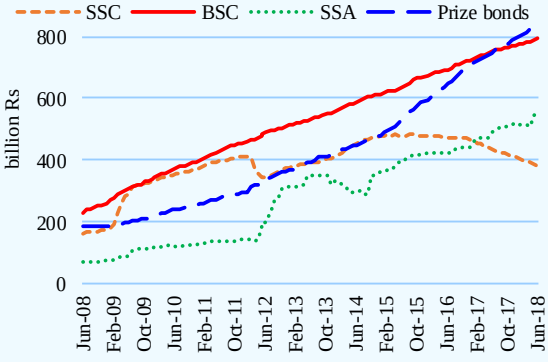
	قرض: 1 سالہ عرصیت (مجموعی کا فیصد)	عرصیت کی اوسط مدت (برس)
جون-15ء	47.3	2.3
مارچ-16ء	52.4	2.1
جون-16ء	51.9	2.1
دسمبر-16ء	52.7	2.1
جون-17ء	55.6	2.0
دسمبر-17ء	60.1	1.8

ذیٹا کا ماخذ: وزارتِ خزانہ

قومی بچت اسکیموں میں رقوم کی آمد پست رہی

مالی سال 18ء میں قومی بچت اسکیموں (این ایس ایس) میں خالص رقوم کی آمد 98.0 ارب روپے درج کی گئی جو مالی سال 17ء کے 104.1 ارب روپے سے معمولی پست ہے۔ درحقیقت گذشتہ تین برسوں سے رقوم کی آمد میں مسلسل کمی آتی رہی ہے۔ یہ کمی کارجحان بنیادی طور پر منافع کی پست شرحوں اور نان فائلرز پر عائد کیے گئے بلند ودہولڈنگ ٹیکسوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ایک جُزوار تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہم اسکیموں میں مجموعی رقوم کی آمد میں اضافہ ہوا؛ تاہم خاصی رقوم کی واپسی کے نتیجے میں اسکیم میں خالص رقوم کی آمد کم ہوگئی۔ بالخصوص اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹس اور اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس کی صورت میں مجموعی رقوم کی آمد میں خاصے اضافے کے باوجود خالص وصولیوں میں تیزی سے کمی آئی۔

شکل 5.6: پرائز بانڈز اور اہم قومی بچت اسکیموں کے زمروں کا ذخیرہ



Data source: Central Directorate of National Savings (CDNS)

گذشتہ برس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کے دوران پرائز بانڈز کی آمدِ رقوم میں معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ اپریل 2017ء میں پریمیم پرائز بانڈ کا اجرا کیا گیا جس میں روایتی انعامی رقم کے ساتھ ساتھ سال میں دو بار 1.5 فیصد کی شرح سے اضافی منافع کی پیش کش بھی کی گئی (**شکل 5.6**)۔

5.3 بیرونی قرض اور واجبات

مالی سال 18ء میں مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات (ٹی ای ڈی ایل) 11.7 ارب ڈالر اضافے سے جون 2018ء کے اختتام پر 95.1 ارب ڈالر ہوگئے (**جدول 5.4**)۔ اس

[6] تاہم، مالی سال 18ء کی چوتھی سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک کو 1.1 ٹریلین روپے کے قرضے واپس کیے، لہٰذا، مالی سال 18ء کے دوران مرکزی بینک کے قرضوں میں خالص اضافہ 1.1 ٹریلین رہا۔

اضافے کی زیادہ تر وجہ سرکاری جُز تھا جو مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات میں اضافے کے دو تہائی پر مشتمل تھا۔ جاری کھاتے کا خسارہ بڑھنے کے نتیجے میں بیرونی مالکاری ضروریات میں نمایاں اضافہ ہوا جس سے مالی سال 18ء کے دوران بیرونی قرضہ جمع ہو گیا (**شکل 5.7**)۔ بیرونی سرکاری قرضے میں اضافہ بنیادی طور پر چین، غیر ملکی کمرشل بینکوں کی ادائیگیوں اور یورو بانڈ/صکوک کے اجرا سے آیا۔

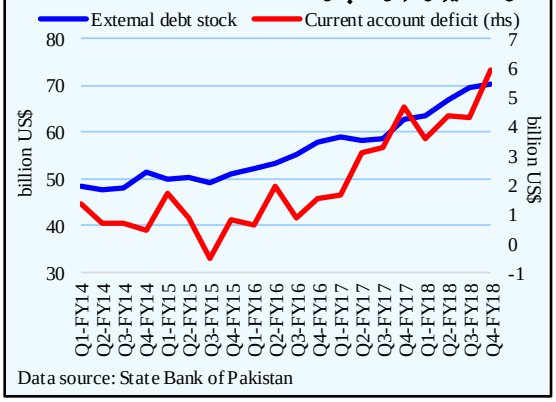
جدول 5.4: پاکستان کا بیرونی قرضہ اور واجبات

ارب امریکی ڈالر

	اختتام جون اسٹاک			مطلق تبدیلی					
				مالی سال 18ء		مالی سال 18ء			
	مالی سال 16ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء		مالی سال 17ء	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4
مجموعی بیرونی قرض اور واجبات (جمع 1 تا 7)	**73.9**	**83.4**	**95.1**	**11.7**	**9.5**	**2.0**	**3.8**	**3.0**	**3.0**
سرکاری بیرونی قرضہ اور واجبات (3+2+1)	**61.4**	**66.1**	**75.4**	**9.3**	**4.7**	**0.9**	**3.5**	**2.5**	**2.3**
سرکاری بیرونی قرضہ (2+1)	**57.8**	**62.5**	**70.2**	**7.7**	**4.8**	**0.9**	**3.5**	**2.4**	**1.0**
1. حکومت کا بیرونی قرض	51.7	56.4	64.1	7.7	4.7	0.8	3.4	2.3	1.2
i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد) جس میں	50.0	55.5	63.0	7.4	5.5	0.7	3.0	1.9	1.8
پیرس کلب	12.7	12.0	11.6	-0.3	-0.7	0.1	-0.2	0.4	-0.7
کثیر الفریقی	26.4	27.6	28.1	0.5	1.2	0.3	0.0	0.5	-0.3
دیگر باہمی	5.4	6.3	8.7	2.3	0.9	0.4	0.2	0.7	1.0
کمرشل قرضے	0.9	4.8	7.3	2.4	3.9	-0.1	0.5	0.3	1.8
یورو/صکوک عالمی بانڈز	4.6	4.8	7.3	2.5	0.3	0.0	2.5	0.0	0.0
ii) قلیل مدتی (ایک سال سے کم)	1.7	0.9	1.2	0.3	-0.8	0.0	0.4	0.4	-0.5
2. آئی ایم ایف سے	6.0	6.1	6.1	0.0	0.1	0.1	0.0	0.1	-0.2
3. زرمبادلہ واجبات	3.6	3.6	5.1	1.6	0.0	0.0	0.0	0.1	1.4
4. سرکاری شعبے کے ادارے	2.8	2.7	2.7	0.0	-0.1	0.3	-0.1	-0.1	-0.1
5. بینک جس میں	2.7	4.5	4.4	-0.1	1.8	0.5	-0.3	-0.1	-0.2
قرض گیری	1.6	3.3	3.0	-0.3	1.7	0.5	-0.3	-0.1	-0.4
6. نجی شعبہ	4.1	6.6	8.8	2.1	2.6	0.3	0.5	0.6	0.8
7. براہ راست سرمایہ کاروں کے قرض کے واجبات	3.0	3.4	3.9	0.5	0.4	0.1	0.2	0.1	0.2

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان اور اقتصادی امور ڈویژن

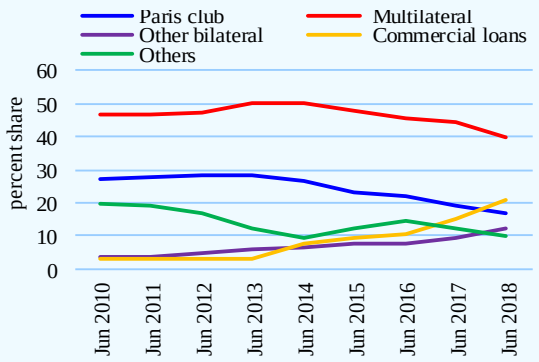
شکل 5.7: بیرونی قرض اور جاری کھاتے کا خسارہ



Data source: State Bank of Pakistan

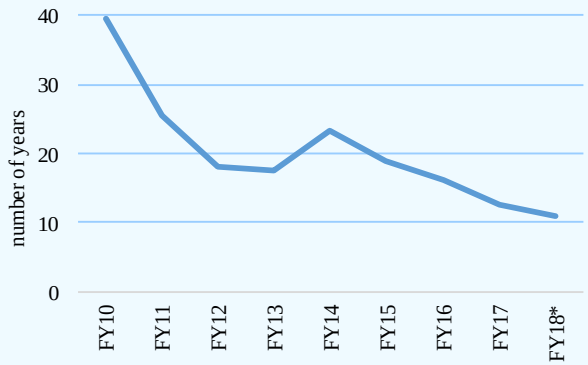
بلند بیرونی قرض گیریوں کے ساتھ ساتھ ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی قدر میں اضافے کی وجہ سے تقریباً 407 ملین ڈالر کے نوقد رپیمائی نقصانات بھی ملکی بیرونی قرضے میں شامل ہو گئے۔ نوقد رپیمائی نقصان اب 1.7 ارب ڈالر سے نیچے آیا ہے، جیسا کہ مالی سال 18ء کی جولائی تا مارچ کی مدت کے لیے تیسری سہ ماہی رپورٹ میں درج کیا گیا ہے، جس کی وجہ چوتھی سہ ماہی میں اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر میں آنے والا استحکام ہے۔ بالخصوص، جاپانی ین اور ایس ڈی آر، جو پاکستانی بیرونی قرضے کا لگ بھگ 38 فیصد ہیں، چوتھی سہ ماہی میں ان کی قدر 4.1 اور 3.4 فیصد گھٹ گئی جبکہ جولائی تا مارچ کی مدت کے دوران ان کی قدر میں بالترتیب 5.2 اور 4.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

شکل 5.8: سرکاری بیرونی قرضے کی ہیئتِ ترکیبی



Data sources: State Bank of Pakistan and Economic Affairs Division

شکل 5.9: نئے قرضوں کی عرصیت کی اوسط مدت



*Based on Jul-Feb data
Data source: SBP calculations

بیرونی قرض میں، گذشتہ چند برسوں کے دوران کمرشل اور دیگر دوطرفہ ذرائع (بیشتر چین) پر انحصار خاصا بڑھ گیا (**شکل 5.8**)۔ اہم امر یہ ہے کہ، کثیر / دوطرفہ قرضوں کے مقابلے میں کمرشل قرض گاروں سے حکومتی قرضے نسبتاً بلند شرحوں اور قلیل میعاد پر لیے گئے۔ معاہدہ کیے گئے نئے قرضے کی اوسط عرصیت نومالکاری خطرے کی پیمائش کا ایک اہم پیمانہ ہے۔ جیسا کہ **شکل 5.9** میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 17ء میں یہ مدت کم ہو کر تقریباً 10.9 سال ہو گئی ہے جبکہ مالی سال 10ء میں یہ 21.1 سال کے لگ بھگ تھی، نیز یہ سودی ادائیگیوں میں اضافے کی بھی ایک وجہ ہے۔

جدول 5.5: بیرونی قرضوں کی واپسی

ملین امریکی ڈالر

	اصل زر			سود		
	مالی سال 16ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء	مالی سال 16ء	مالی سال 17ء	مالی سال 18ء
1۔ سرکاری بیرونی قرضہ	2,478.5	3,733.8	2,704.5	1,126.7	1,313.2	1,683.7
پیرس کلب	219.9	411.8	611.2	243.8	242.0	240.3
کثیر الفریقی	1,220.9	1,255.2	1,316.6	239.2	295.3	357.4
دیگر دوطرفہ	220.2	788.0	202.0	136.4	198.9	203.3
یورو/صکوک عالمی بانڈز	500.0	750.0	0.0	354.0	366.4	422.8
کمرشل قرضے	225.0	488.8	488.9	54.9	72.9	270.3
دیگر	92.6	40.0	85.9	98.4	137.6	189.6
2۔ بیرونی واجبات	0.0	0.0	0.0	87.2	86.6	102.8
3۔ پی ایس ایز کا قرضہ	269.5	289.0	297.8	33.7	35.1	78.5
4۔ جدولی بینکوں کے قرضے	2.9	0.0	1.0	8.3	23.2	61.3
4۔ نجی شعبے کا قرضہ	325.4	416.6	331.6	90.0	165.9	366.4
5 مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات (1 تا 5 کا مجموعہ)	3,076.2	4,439.4	3,335.0	1,345.9	1,623.9	2,292.7
یادداشتی اجزا						
قلیل مدتی قرض کی واپسی—اصل زر						
حکومتی قرضہ	734.5	1,392.9	1,486.3			
پی ایس ایز غیر ضمانتی قرضہ	56.4	42.7	33.7			
نجی غیر ضمانتی قرضہ	104.7	647.6	331.8			

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

بیرونی قرضوں کی واپسی پست ہوگئی

سودی ادائیگیوں میں اضافے کے باوجود، مالی سال 18ء کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضوں کی واپسی میں کمی ہوئی، جو بنیادی طور پر سرکاری قرضوں کے اصل زر کی واپسی میں کمی کی وجہ سے ہوئی (**جدول 5.5**)۔ اصل زر کی ادائیگیوں میں تنزل کی بنیادی وجہ مالی سال 18ء میں یورو/ صکوک بانڈ کی ادائیگیوں کی عدم موجودگی تھی، کیونکہ پاکستان نے 2007ء میں جاری کیے گئے 750 ملین ڈالر کے یورو بانڈ واپس کیے۔ تاہم مالی سال 18ء کے دوران پیرس کلب اور کثیر فریقی ڈونرز کو کی جانے والی واپسی میں کچھ اضافہ درج کیا گیا، کیونکہ مالی سال 18ء میں نوساختہ قرضے کی واپسی کا آغاز ہوگیا۔ اس کے برعکس، بیرونی سرکاری قرض کی سودی ادائیگیوں میں اضافہ جاری رہا، جس کی بڑی وجہ ریاستی بانڈ، کثیر فریقی قرضے اور کمرشل قرض گیریوں کے لیے ادا کی گئی بلند سودی ادائیگیاں تھیں۔ اہم امر یہ ہے کہ مالی سال 14ء کے مقابلے میں مالی سال 18ء کے دوران سرکاری قرضے پر سودی ادائیگیاں تقریباً دوگنا ہوگئیں۔ کمرشل ذرائع سے بلند بیرونی قرض گیریاں اور نشانیہ شرحوں میں اضافہ دونوں ہی اس اضافے کے ذمہ دار تھے۔

تاہم، آئندہ برسوں میں بیرونی سرکاری قرضوں کی واپسی میں اضافے کا امکان ہے، کیونکہ مالی سال 19ء سے پیرس کلب کے ری شیڈولڈ قرضے اور آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کی واپسی کا آغاز ہوجائے گا۔ مزید برآں، کمرشل قرضے اور مالی سال 14ء اور مالی سال 15ء میں جاری کیے گئے 5 سالہ ریاستی بانڈز کی عرصیت بھی مالی سال 19ء اور 20ء میں مکمل ہوجائے گی۔

5.4 بیرونی قرضے کی پائیداری

بیرونی قرضے کی پائیداری کا جائزہ ملک کی قرض برداشت کرنے کی استعداد میں بگاڑ کا اظہار کرتا ہے، لیکن برآمدات میں بحالی کے ساتھ ساتھ دورانِ سال قرض کی واپسی میں کمی سے قرض کی واپسی میں بہتری آئی۔ قرض برداشت کرنے کی استعداد کی جانچ کا سب سے عام پیمانہ بیرونی قرضہ اور واجبات تا جی ڈی پی شرح ہے جو جون 2018ء کے اختتام پر بڑھ کر 33.6 فیصد ہوگئی جو گذشتہ پانچ برسوں سے تقریباً 26.0 فیصد کی اوسط پر مستحکم رہی۔ اسی طرح، ادائیگی قرض کی صلاحیت کے ایک اور پیمانے، مجموعی قرض اور واجبات کے ذخیروں، میں بھی تقریباً 8 فیصدی درجے تنزلی آئی۔ مالی سال 18ء کے دوران بلند بیرونی قرض اور ذخائر میں کمی دونوں ہی اس کی بنیادی وجہ تھیں (**جدول 5.6**)۔[7]

جدول 5.6: بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہاریے

فیصد

	جون-13ء	جون-14ء	جون-15ء	جون-16ء	جون-17ء	جون-18ء
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے						
مجموعی بیرونی قرض اور واجبات / جی ڈی پی	27.0	25.6	24.2	26.6	27.4	33.6
سرکاری بیرونی قرضہ / جی ڈی پی	21.3	20.2	18.9	20.8	20.5	24.8
مجموعی ذخائر / مجموعی بیرونی قرض اور واجبات	18.1	21.7	28.7	31.2	25.7	17.3
اسٹیٹ بینک کے ذخائر / مجموعی بیرونی قرض اور واجبات	9.9	13.9	20.8	24.5	19.3	10.3
بیرونی قرضوں کی واپسی / زرمبادلہ آمدنی	12.9	13.7	10.2	10.4	15.7	13.7
بیرونی قرضوں کی واپسی / برآمدی آمدنی	20.6	23.0	18.0	19.4	29.6	25.0
سیالیت کے اظہاریے						
قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرض / سرکاری بیرونی قرض اور واجبات	0.5	1.3	1.9	2.8	1.3	1.9
قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرضہ / مجموعی ذخائر	2.4	5.2	5.4	7.3	4.1	7.1
قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرضہ / اسٹیٹ بینک کے ذخائر	4.4	8.0	7.5	9.3	5.5	11.9

ڈیٹا کا ماخذ: بینک دولت پاکستان کے تخمینے

[7] قرض اور جی ڈی پی کے تناسب میں شرحِ مبادلہ کی حرکت کی وجہ سے تغیر کے پیشِ نظر ذخائر اور مجموعی بیرونی واجبات اور قرضے کے تناسب سے جانچی گئی ادائیگی قرض کی صلاحیت بہتر تخمینہ فراہم کرتی ہے۔

قلیل مدتی قرضوں کی شرائط کی تکمیل میں مستعمل سیالیت کے تمام پیمانوں میں بھی بگاڑ نظر آیا۔ خاص طور پر، قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرض اور ذخائر کا تناسب نمایاں طور پر بڑھ گیا، جس کی بڑی وجہ ذخائر میں کمی تھی۔ اسی طرح سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات میں قلیل مدتی قرض کا حصہ بھی کسی قدر بڑھ گیا۔

اس کے برخلاف، ادائیگیِ قرض کی استعداد کی جانچ میں استعمال ہونے والے دونوں اظہاریوں، برآمدی آمدنی اور مجموعی مبادلہ آمدنی میں بہتری آئی جس کی وجہ مالی سال 18ء میں برآمدات کا احیا اور قرضوں کی پست واپسی تھی۔ بیرونی قرضوں کی واپسی اور حکومتی محاصل کا تناسب، جو بیرونی قرضوں کی واپسی میں حکومت کو دستیاب وسائل کو ظاہر کرتا ہے، مالی سال 18ء میں بہتر ہو کر 1.0 ہو گیا جبکہ مالی سال 17ء میں یہ 1.3 تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 18ء کے دوران میعاد پوری کرنے والے بیرونی قرضے اور سودی اخراجات کی ادائیگی کے لیے حکومتی محاصل کی مقدار کافی تھی۔